

بننے کے لیے مضطرب ہوں۔

۲۔ **تشریح :** پھر بہار کی آمد آمد ہے۔ لالہ کاری کا سر و سامان ہو رہا ہے۔ میرے ناخن بھی جگر کرید کرید کر زخم تازہ کر رہے ہیں، گویا لالہ کاری کا جواب مہیا کیا جا رہا ہے۔

۳۔ **لغات :** عماری : ہاتھی کے ہودے کو بھی کہتے ہیں اور اونٹ کے محل کو بھی، جس میں سواریاں بیٹھتی ہیں۔ خصوصاً عورتیں۔ یہاں آخری معنی مراد ہیں۔

**تشریح :** پھر وہی محل میری نگاہ نیاز کا اصل مقصد بن گیا ہے جس میں محبوب پردہ نشین ہے۔

یہاں قبلہ کا لفظ اس بنا پر استعمال کیا کہ عماری کے پردے کو پردہ کعبہ قرار دے لیا۔

۴، ۵۔ **تشریح :** پھر ہماری آنکھ نے جنس رسوائی کی دلالی شروع کر دی ہے۔ پھر ہمارا دل ذلت و خواری کی لذت کا خریدار ہے۔ چنانچہ دل سیکڑوں طریقوں پر فریاد و فغاں کر رہا ہے، جیسے پہلے کرتا تھا اور آنکھ بھی پہلے کی مانند سو سو طرح آنسو بہا رہی ہے۔

آنکھ کے آنسو بہانے اور دل کے فریاد و فغاں کرنے کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ رازِ عشق کھل جائے اور میرے لیے ذلت و رسوائی کا سامان ہم پہنچے۔

۶۔ **تشریح :** پھر دل کو محبوب کے خرام نامہ کی آرزو ہے اور اس کے لیے وہ بیقراری کا محشرستان بنا ہوا ہے۔ اتنا بیقرار ہے، گویا سیکڑوں قیامتیں بیک وقت بپا ہو رہی ہیں۔

محبوب کی چال کو عموماً قیامت بپا ہونے سے تعبیر کرتے ہیں۔ مرزا نے بھی اس شعر میں ہی حقیقت پیش نظر رکھی ہے۔